مگرمچھ کی کہانی

فلپین کی لوک کہانی




مگرمچھ کی کہانی
فلپین کی لوک کہانی



مگرمچھ کی کہانی

فلپین کی لوک کہانی

مصنف: جوس اینڈ ارینے

اُردو ترجمہ: محمد زبیر



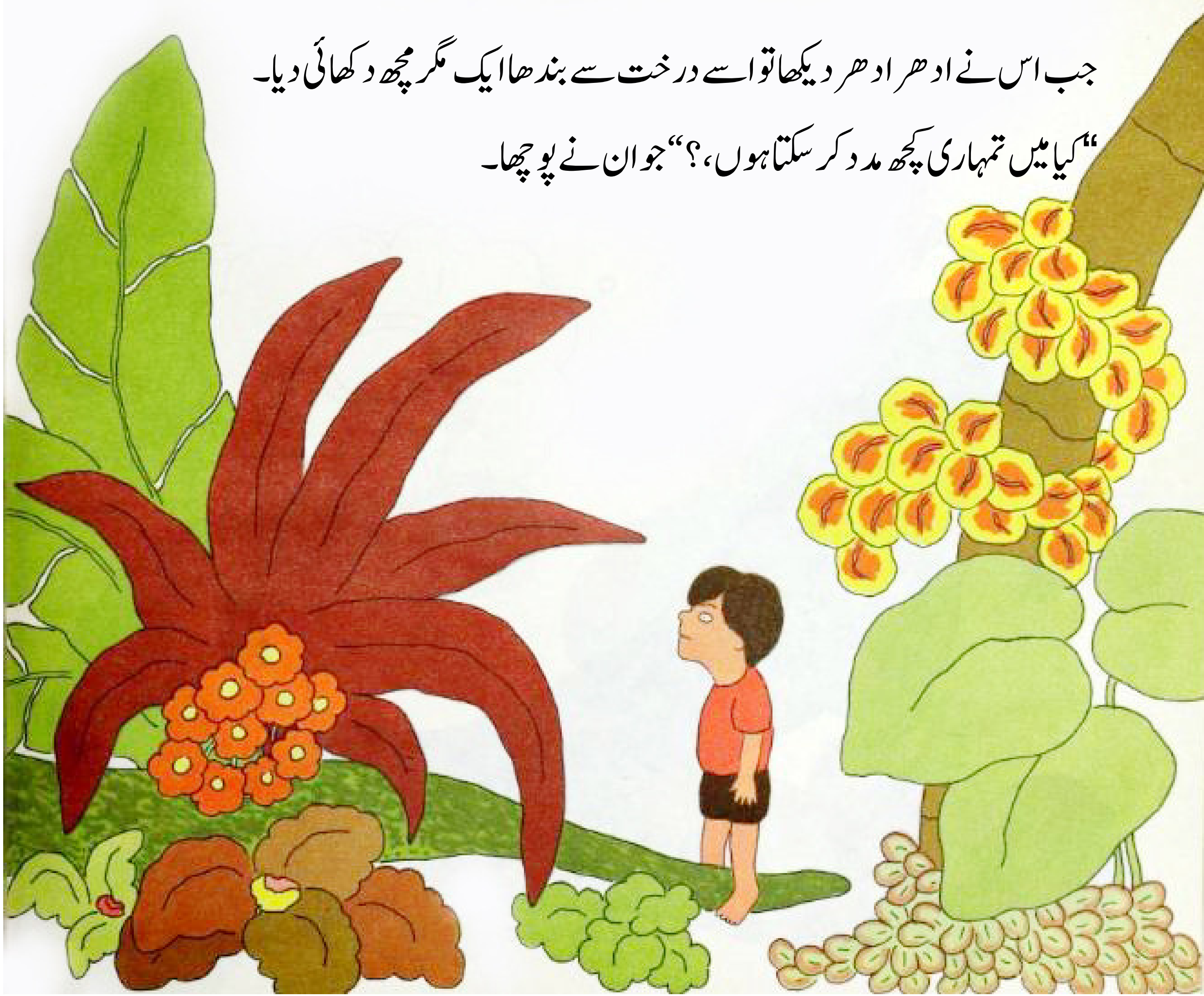
ایک دن جوان دریا کے پاس چل رہا تھا
تبھی اسے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔

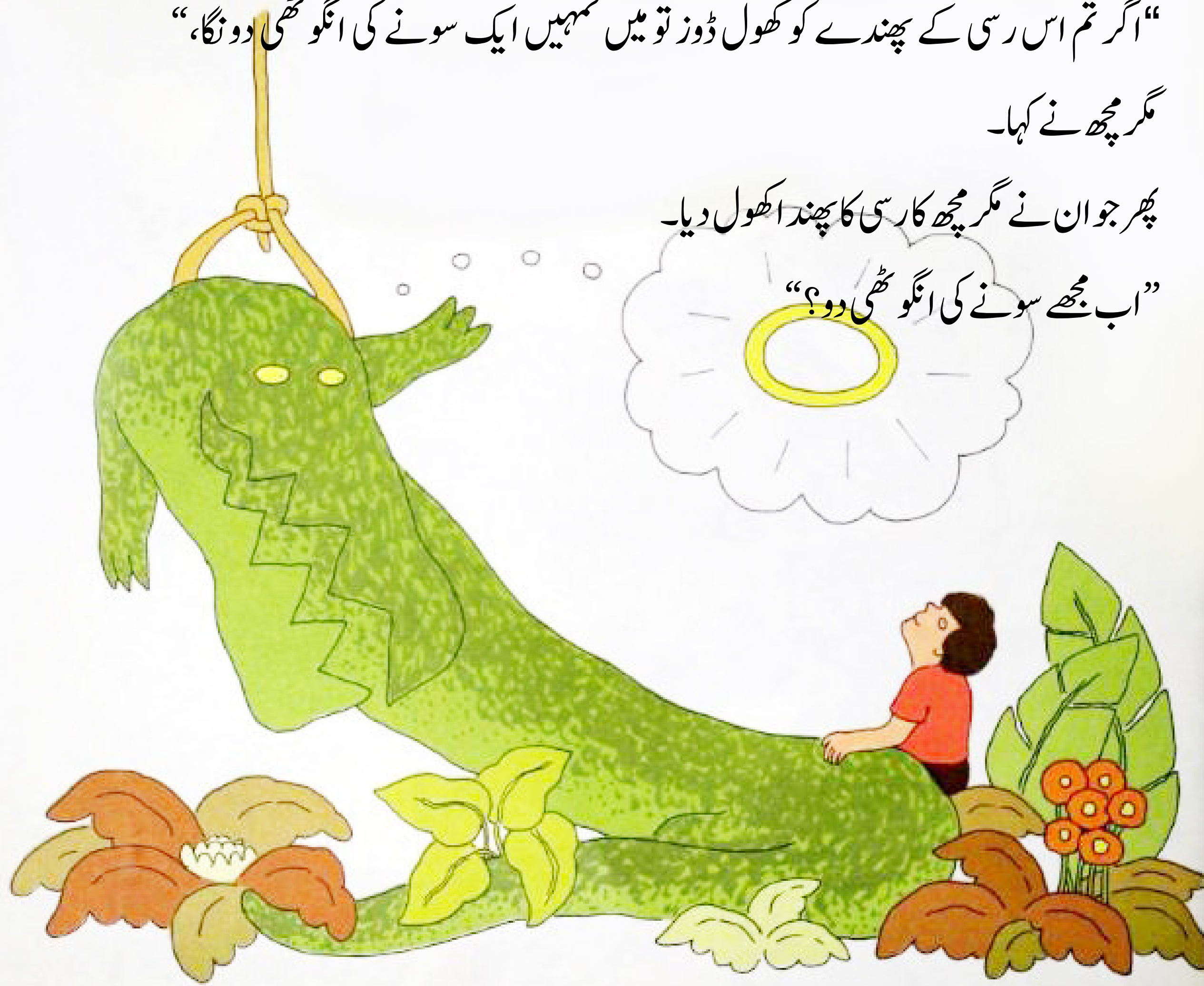




جب اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے درخت سے بندھا ایک مگرمچھ دکھائی دیا۔

"کیا میں تمہاری کچھ مدد کر سکتا ہوں،؟" جوان نے پوچھا۔





“اگر تم اس رسی کے پھندے کو کھول ڈوز تو میں تمہیں ایک سونے کی انگوٹھی دونگا،“
مگرمچھ نے کہا۔

پھر جوان نے مگرمچھ کا رسی کا پھندا کھول دیا۔

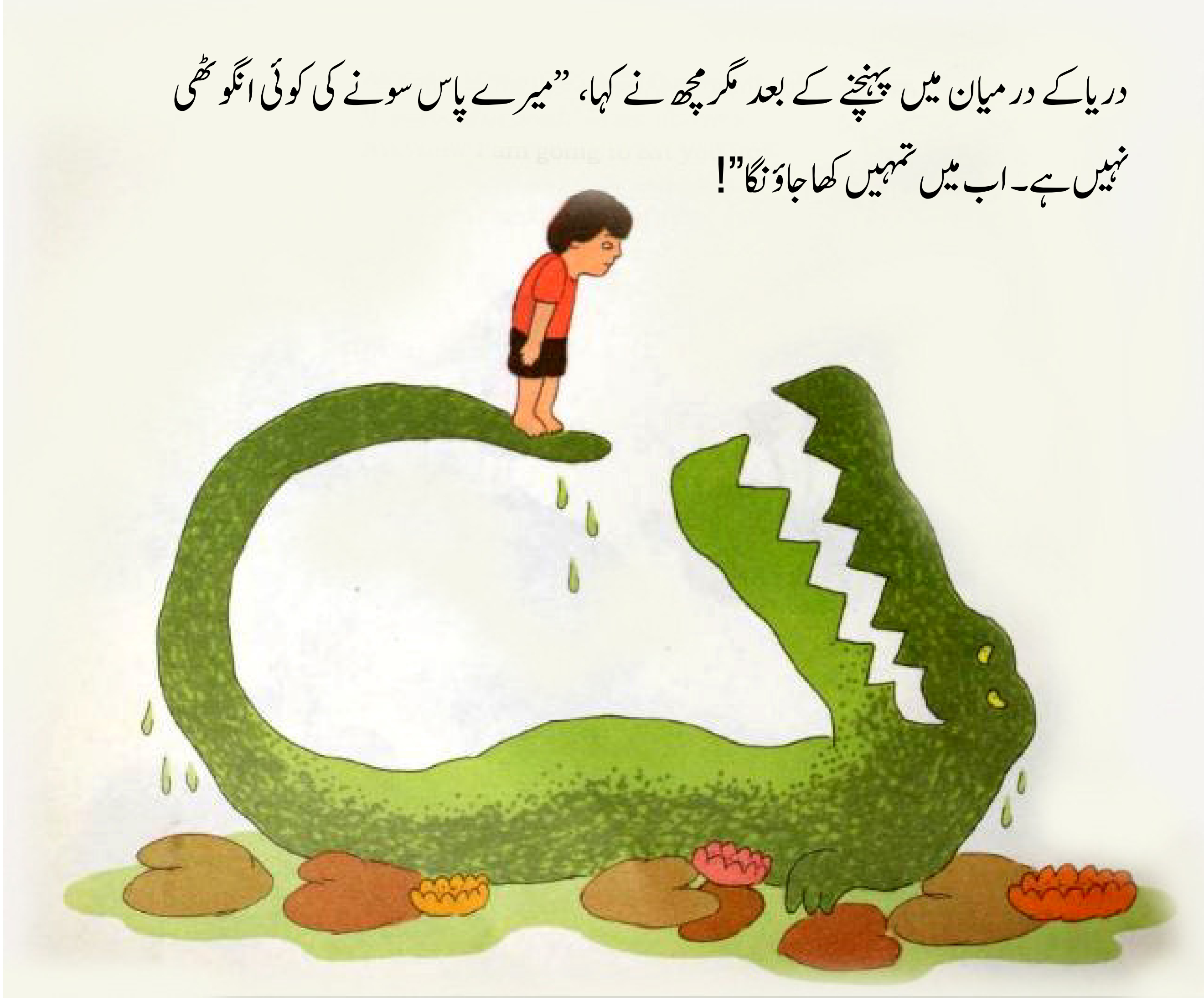
”اب مجھے سونے کی انگوٹھی دو؟“

"انگوٹھی ابھی میرے پاس نہیں ہے،" مگرمچھ نے کہا۔

"میری کمر پر بیٹھو اور پھر ہم جا کر انگوٹھی لیکر آئینگے۔"



دریا کے درمیان میں پہنچنے کے بعد مگرمچھ نے کہا، ”میرے پاس سونے کی کوئی انگوٹھی نہیں ہے۔ اب میں تمھیں کھا جاؤنگا“!




"یہ تو بالکل ٹھیک نہیں ہے!" جوان نے کہا۔
"دیکھو، ابھی ابھی میں نے تمہاری جان بچائی ہے، تم بھلا مجھے کیسے کھا سکتے ہو۔"
مگرمچھ نے ہنستے ہوئے کہا، "بہت سے لڑکوں اتنے خوش قسمت نہیں ہوتے کہ اُنہیں
مگرمچھ کھائے۔



تبھی وہاں ایک پرانی ٹوکری تیرتی ہوئی آئی۔

"چلو، ٹوکری سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارا مجھے کھانا ٹھیک ہو گا،" جوان نے درخواست کی۔

"ٹھیک ہے، پوچھ کر دیکھو،" مگرمچھ نے اپنی ہاں کر دی۔

"ٹوکری، ٹوکری،" جوان نے پوچھا۔ "ہم دونوں کے بیچ کے جھگڑے کو اگر آپ سلجھا سکیں۔ صبح مجھے یہ مگرمچھ ایک پھندے میں پھنسا ہوا دکھا۔ چھڑانے کے لیے اس نے مجھے ایک سونے کی انگوٹھی دینے کا وعدہ کیا۔ پر جب میں نے پھندا کھولا تو اس نے کہا کہ اس کے پاس انگوٹھی نہیں تھی اور وہ مجھے کو کھا جائیگا۔ کیا تم اسے احسان مندی کہو گے؟







"دیکھو، جب میں بالکل نئ تھی،" ٹوکری نے کہا، "تو میں اپنے مالک کے لیے بازار میں چاول، لیکر جاتی تھی۔ میں اسکی بیوی کے لیے پھل لاتی تھی۔ میں انکے بیٹے سے کھیلتی تھی۔ پر جب میں بوڑھی اور پرانی ہوگئی، تب انہوں نے مجھے باہر ندی میں پھینک دیا۔

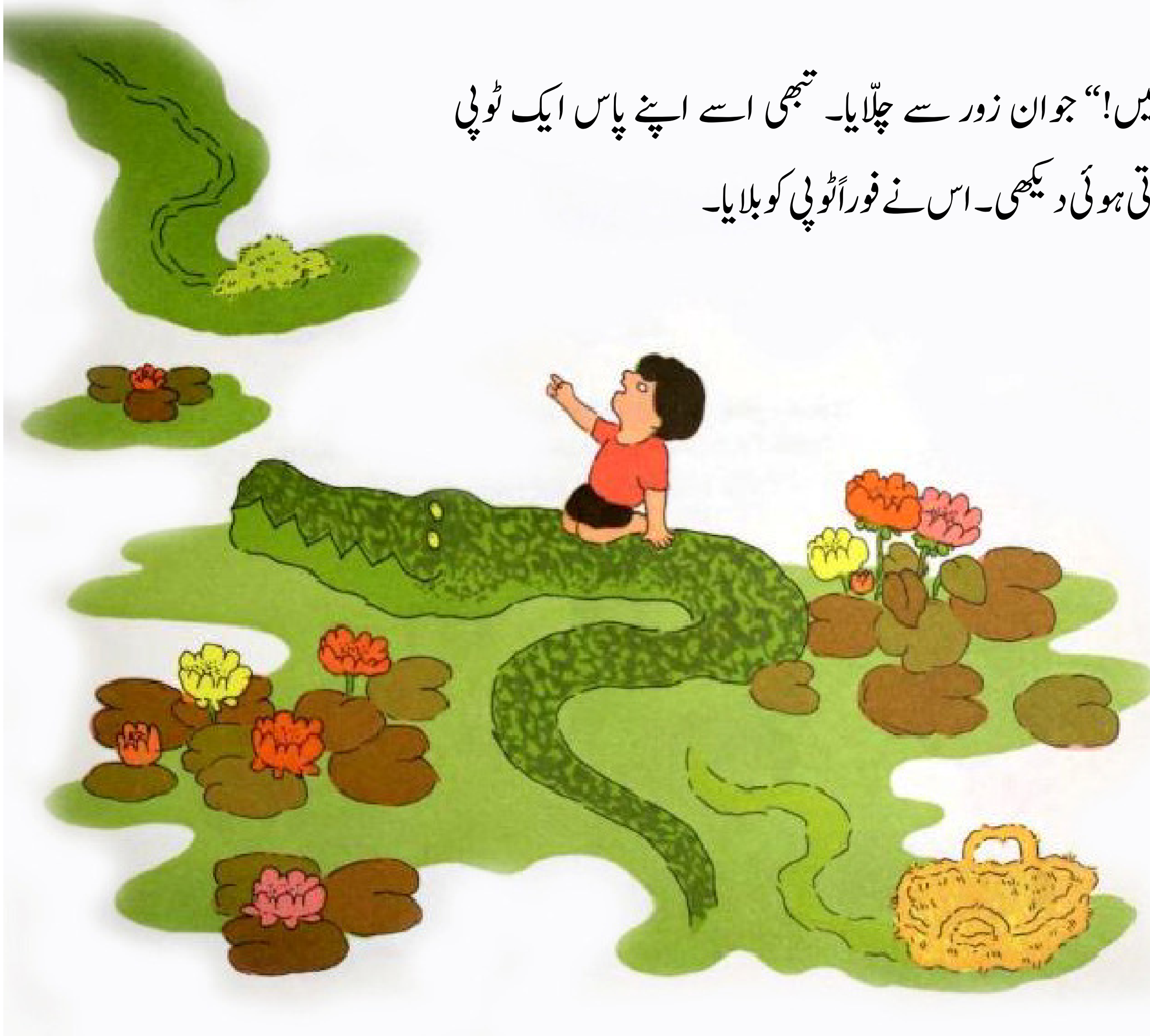




"لوگ کسی کے احسان مند نہیں ہوتے ہیں، پھر تم کیوں اس لڑکے کا احسان مانو؟ اس لڑکے کو کھا کر ختم کرو،" ٹو کر کہا۔

"تمہارا بہت شکریہ،" مگرمچھ نے کہا۔ "میں ابھی اسے کھاؤنگا۔"

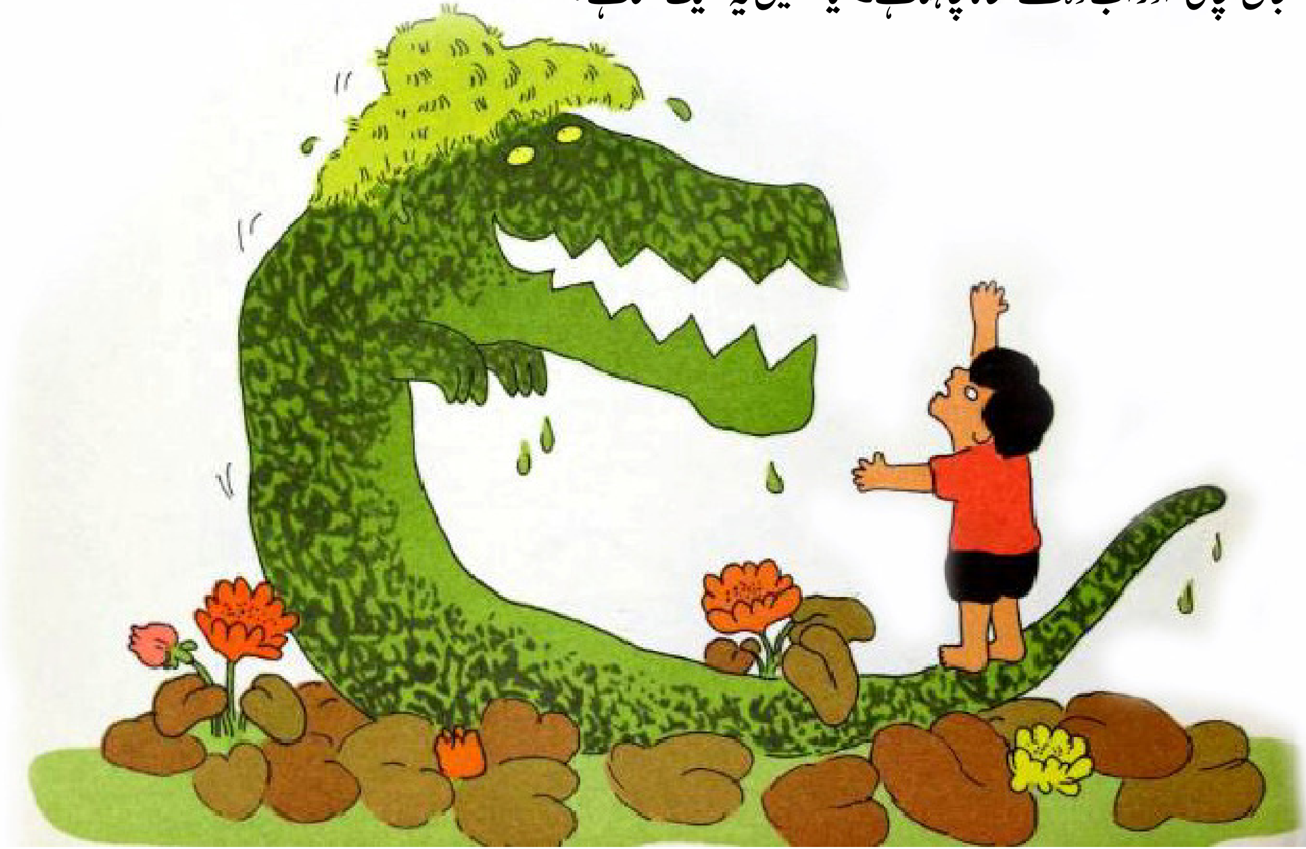




“نہیں!” جوان زور سے چلّایا۔ تبھی اسے اپنے پاس ایک ٹوپی تیرتی ہوئی دیکھی۔ اس نے فوراً ٹوپی کو بلایا۔

"کیا معاملہ ہے؟" ٹوپی نے پوچھا۔

"یہ مگرمچھ ایک پھندے میں پھنسا تھا جب میں نے اسے روتے ہوئے سنا،" جوان نے کہا۔ "میں نے اس مگرمچھ کی جان بچائی، اور اب وہ مجھے کھانا چاہتا ہے۔ کیا تمہیں یہ ٹھیک لگتا ہے؟"





"جب میں نئی تھی تو میرا مالک روز مجھے پہن کر غرور سے شہر جاتا تھا۔ میں دھوپ سے اس حفاظت کرتی تھی اور بارش میں اسے بھیگنے سے بچاتی تھی۔ پر جب میں پرانی ہوئی، تب اس نے مجھے دریا میں پھینک دی۔





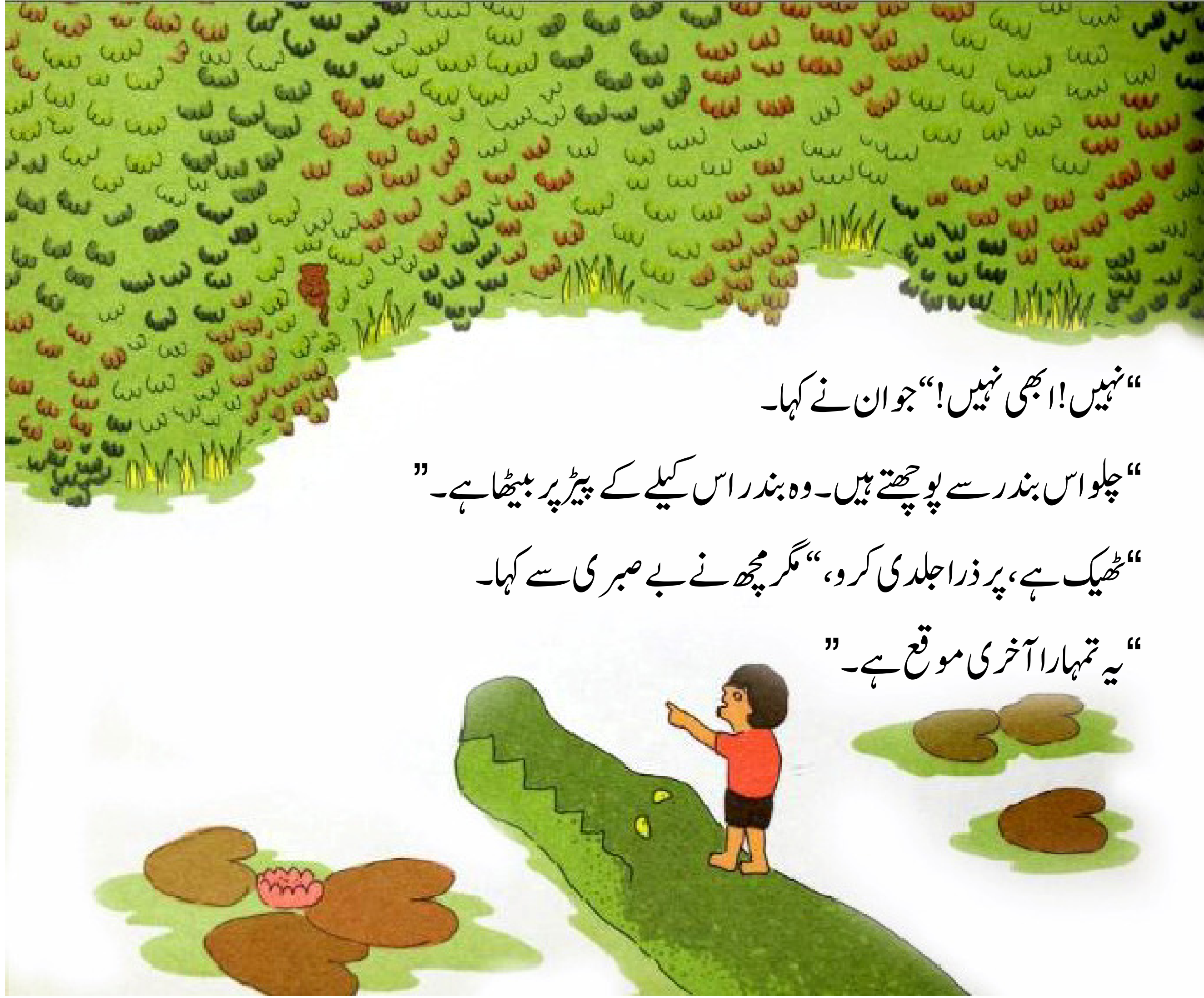


"لوگ کسی کا احسان نہیں مانتے ہیں، پھر تم اس لڑکے کا احسان کیوں منو؟ اس لڑکے کو جھٹ سے کھا جاؤ،" ٹوپی نے کہا۔



مگرمچھ نے جوان سے کہا، ”سنا تم نے؟“ پھر اس نے لڑکے کو نگلنے کے لیے اپنا بڑا منھ کھولا۔





"نہیں! ابھی نہیں!" جوان نے کہا۔
"چلو اس بندر سے پوچھتے ہیں۔ وہ بندر اس کیلے کے پیڑ پر بیٹھا ہے۔"
"ٹھیک ہے، پر ذرا جلدی کرو،" مگرمچھ نے بے صبری سے کہا۔
"یہ تمہارا آخری موقع ہے۔"

"بندر، بندر!" جوان زور سے چلایا۔

"یہ مگرمچھ مجھے کھانے والا ہے!

"مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے!" بندر چلایا۔

"ذرا میرے پاس آؤ۔"





پھر مگرمچھ دریا کے کنارے تیرتا ہوا گیا۔

جوان پھر زور سے چلایا، "یہ مگرمچھ ایک پھندے میں پھنسا تھا۔۔۔"

مجھے ابھی بھی کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے!" بندر چلایا۔

"کیا تم میرے کچھ اور نزدیک نہیں آسکتے ہو؟"

مگرمچھ غصے میں بڑبڑایا، "میں بس اس لڑکے کو کھانا چاہتا ہوں،۔"

پھر مگرمچھ تیرتا ہوا دریا کے بالکل کنارے پہنچا۔



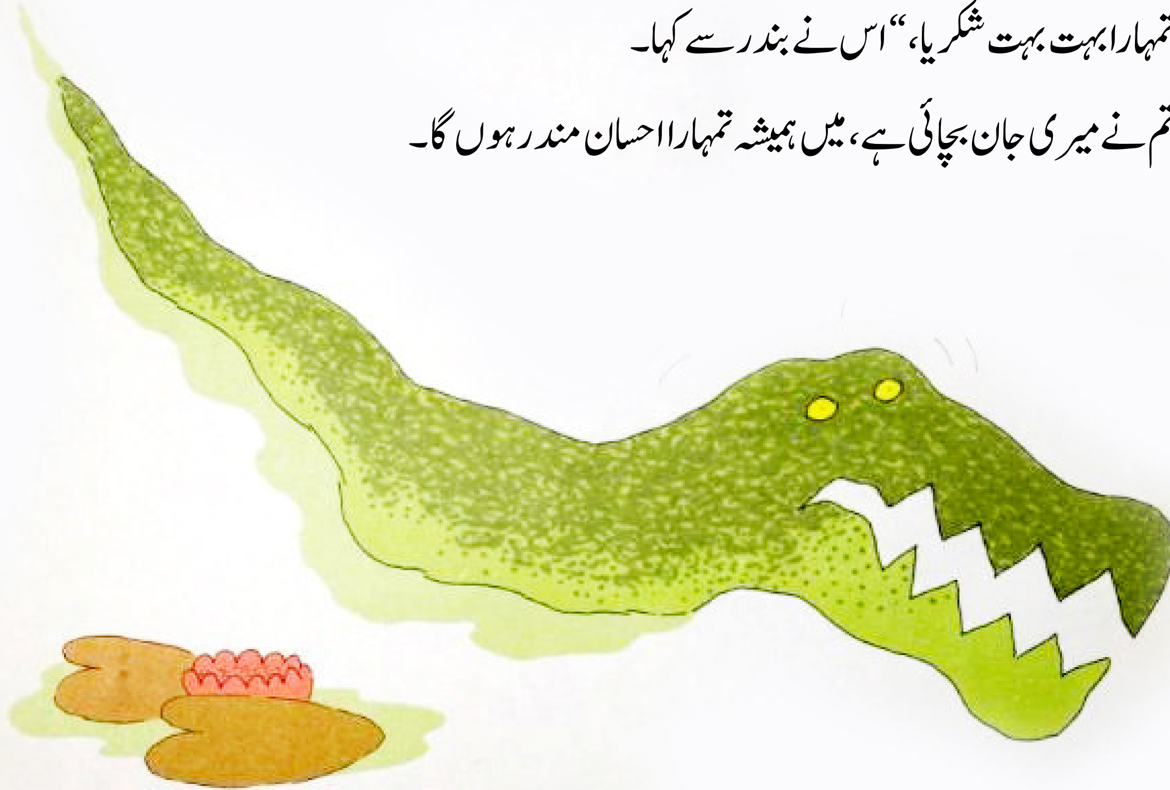


پھر کیا تھا۔

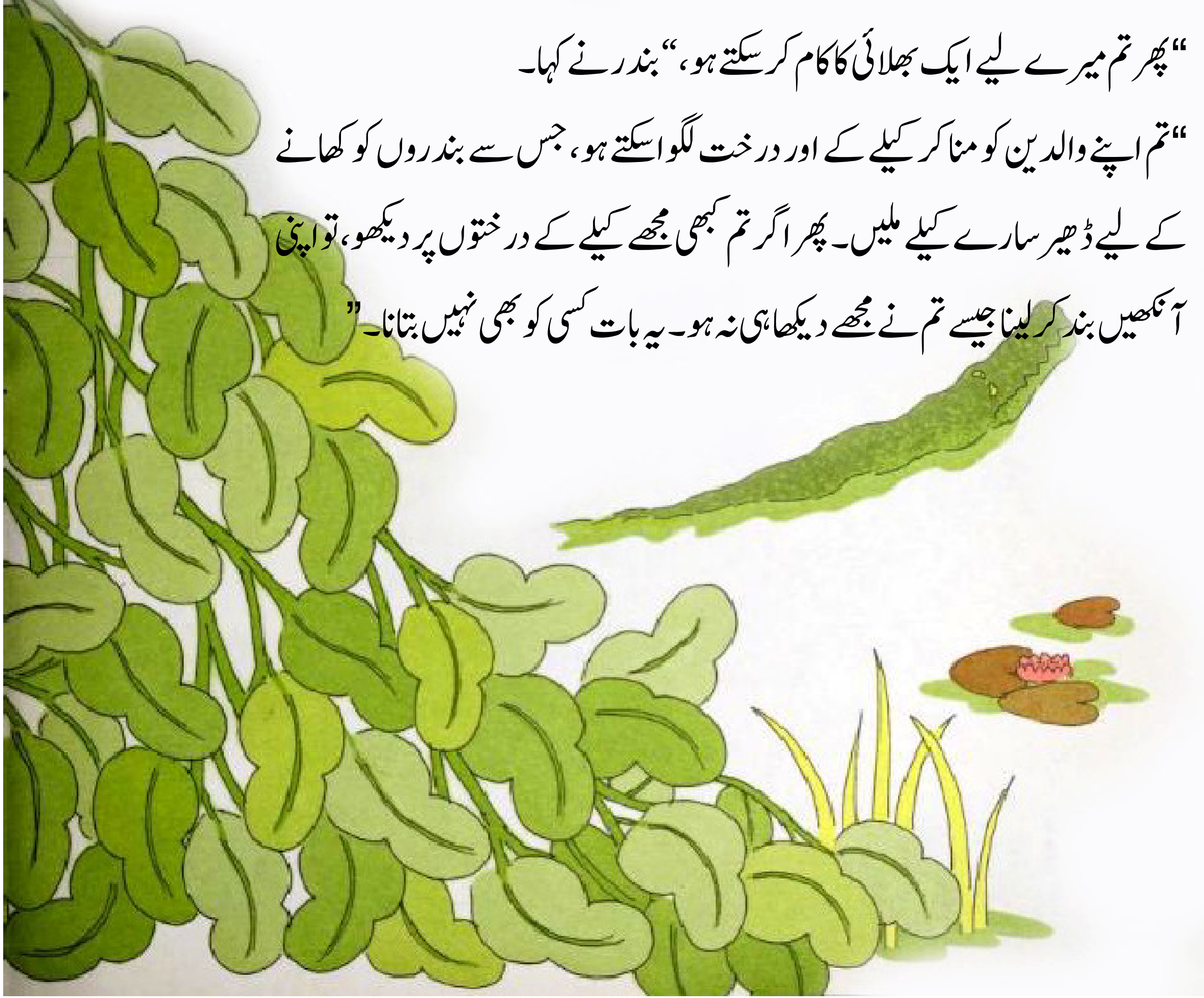
جوان فوراً کودا اور دریا سے زمین پر آگیا۔ اب وہ محفوظ تھا۔

"تمہارا بہت بہت شکریا،" اس نے بندر سے کہا۔

"تم نے میری جان بچائی ہے، میں ہمیشہ تمہارا احسان مند رہوں گا۔

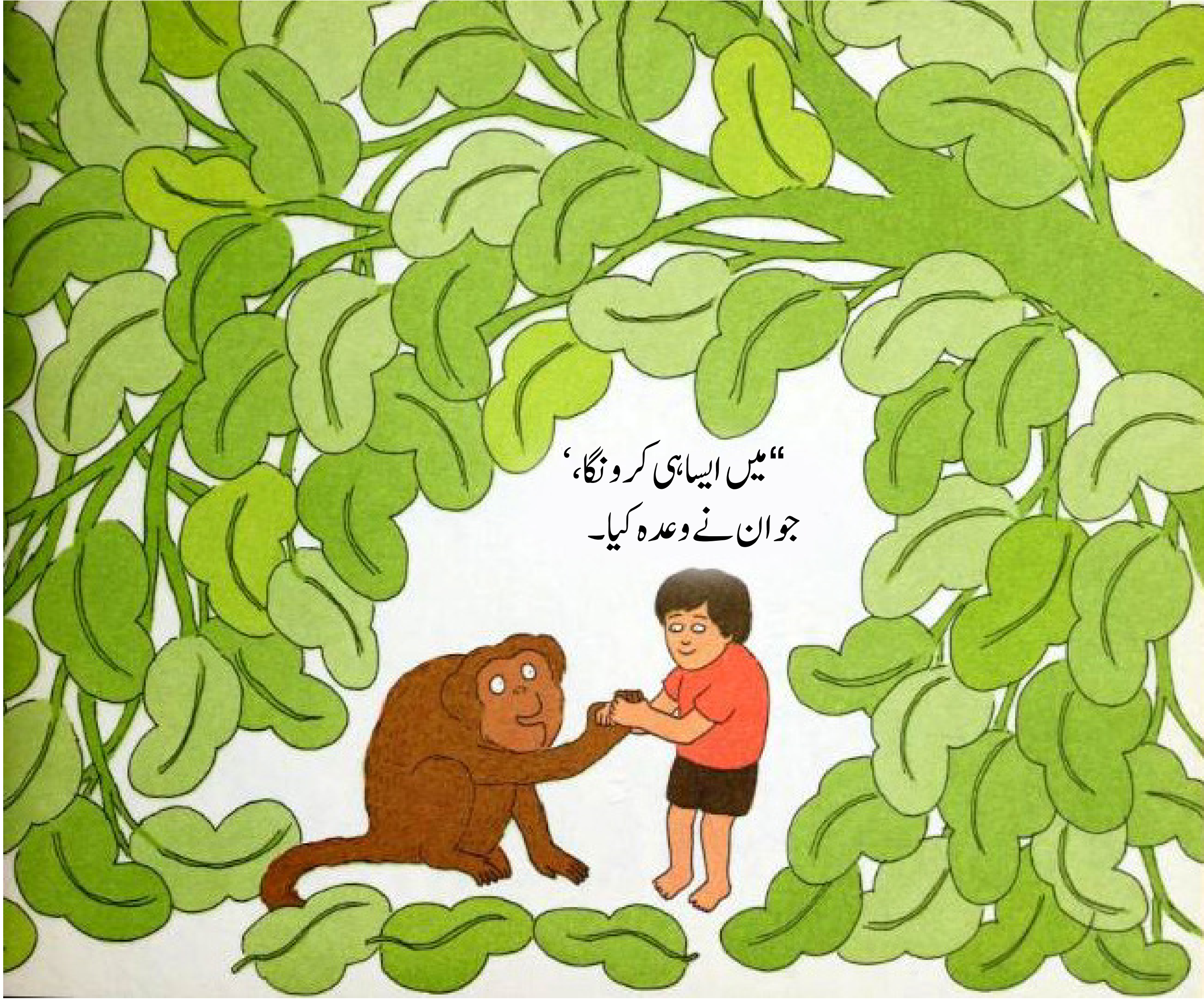






"پھر تم میرے لیے ایک بھلائی کا کام کر سکتے ہو،" بندر نے کہا۔

"تم اپنے والدین کو منا کر کیلے کے اور درخت لگوا سکتے ہو، جس سے بندروں کو کھانے کے لیے ڈھیر سارے کیلے ملیں۔ پھر اگر تم کبھی مجھے کیلے کے درختوں پر دیکھو، تو اپنی آنکھیں بند کر لینا جیسے تم نے مجھے دیکھا ہی نہ ہو۔ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتانا۔"


“میں ایسا ہی کرونگا،‘
جوان نے وعدہ کیا۔







ختم شُد